فتوی نمبر:AB051

تاریخ:28جنوری 2021

بسم اللہ نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الکریم

دار الافتاء فیضان شریعت

الکریم گارڈن مارکیٹ، فیز 1، نزد مناواں پولیس ٹریننگ سنٹر بالمقابل سوتر مل اسٹاپ لاہور، پاکستان
Gmail:azharmadani85@gmail.comContact: +923214061265

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس بارے میں کہ اپنے کاروبار کا مسجد میں بار بار اعلان کروانا کیسا؟ مثلاً ایک ہفتہ میں تین بار اپنے کلینک میں مختلف ڈاکٹروں کے آنے کا اعلان اور یہی اعلان ہر ہفتے میں تین بار ایک ہی مسجد میں کروانا کیسا ہے؟

سائل: غلام عباس (گوجرانوالہ، پنجاب، پاکستان)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں مسجد میں اسپیکر وغیرہ پر ایسا اعلان کرنا ناجائز و گناہ ہے، کیونکہ مساجد نماز ادا کرنے کے لیے بنائی جاتی ہیں، نہ کہ اعلانات کرنے کے لیے، اور ایسے اعلانات عین مسجد میں ہر گز نہیں کر سکتے اور اگر اسپیکر محراب میں رکھا ہو تو وہاں بھی نہیں کر سکتے، البتہ مسجد کے دروازے سے باہر یا فنائے مسجد میں کیے جاسکتے ہیں اور اگر اسپیکر استعمال کریں تو اسپیکر بھی مسجد سے باہر ہو۔ اور ان کاموں کے لیے مسجد کا اسپیکر بھی اسی صورت میں استعمال کیا جائے گا، جبکہ وہ اسپیکر کسی شخص نے ذاتی طور پر دیا ہو اور ایسے اعلانات کی صراحۃً یا دلالۃً اجازت ہو یا لوگوں کے چندے سے ہو اور وہاں اس طرح کے اعلانات کے لیے مسجد کا اسپیکر استعمال کرنے کا عرف بھی ہو اور اس کے ساتھ مسجد کی بجلی کا بل بھی کوئی شخص ذاتی طور پر یہ جانتے ہوئے دیتا ہو یا لوگوں کے چندے سے یہ بل ادا ہوتا ہو، کیونکہ مسجد کی اشیاء کو ان کے عرف کے مطابق ہی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مسجدوں کو بنانے کے مقصد کے بارے میں صحیح مسلم میں ہے: **"عن ابی ھریرۃ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع رجلا ینشد ضالۃ فی المسجد فلیقل لا ردھا اللہ علیک فان المساجد لم تبن لھذا"**۔ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی شخص کو سنے کہ وہ مسجد میں اپنی گمشدہ چیز کا اعلان کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ اسے کہہ دے کہ اللہ تعالی تیری چیز نہ لوٹائے، مسجدیں اس کام کے لئے نہیں بنیں۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی عن نشد الضالۃ۔۔۔الخ، جلد1، صفحہ 254، حدیث568، مطبوعہ: بیروت)

اسی میں ہے: **"عن بریدۃ، ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما صلی قام رجل فقال من دعا الی الجمل الاحمر، فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا وجدت، انما بنیت المساجد لما بنیت لہ"**۔ ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

نماز پڑھی تو ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کون میرا سرخ اونٹ لے گیا ہے؟، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ تجھے نہ ملے ، مسجدیں اسی کام کے لئے ہیں جس کام کے لئے بنائی گئی ہیں۔

(صحیح مسلم، کتاب المساجد، باب النھی نشد الضالۃ۔۔۔ الخ، جلد 1، صفحہ 210، حدیث 569، مطبوعہ: بیروت)

در مختار میں ہے: "**ویحرم فیہ السوال ویکرہ الاعطاء مطلقاً، وانشاد ضالۃ**"۔ یعنی مسجد میں بھی مانگنا حرام ہے اور اس (مسجد کے بھکاری) کو دینا مطلقاً مکروہ ہے، اور مسجد میں گمشدہ چیز تلاش کرنا بھی ہرگز جائز نہیں"۔

اس کے تحت علامہ محمد امین ابن عابدین شامی علیہ رحمۃ اللہ علیہ میں فرماتے ہیں: "**ھی الشئی الضائع وانشاد السوال عنھا**"۔ یعنی گمشدہ چیز وہ جو ضائع ہو گئی ہو اور اس کے تلاش کرنے سے مراد ہے کہ دوسروں سے اس کے بارے میں پوچھنا (کہ میری فلاں چیز کسی کو ملی تو نہیں، تو جب اپنی گمشدہ چیز کے بارے میں مسجد میں اعلان کرنا تو درکنار فقط لوگوں سے پوچھتے پھرنا جائز نہیں تو کاروبار کے اعلان کے جائز ہونے کی بھلا کیا صورت ہو سکتی ؟)

اور صفحہ 436 پر فرماتے ہیں: "**لان المسجد مابنی لامور الدنیا**"۔ یعنی کیونکہ مسجد دنیاوی کاموں کیلئے نہیں بنائی گئی۔

اور محراب کے عین مسجد سے ہونے کے بارے میں فرمایا: "**والمحراب وان کان من المسجد الخ انما بنی علامۃ لمحل قیام الامام لیکون قیامہ وسط الصف کماھو سنۃ**"۔ یعنی محراب اگرچہ مسجد ہی سے ہے الخ بس اسے اس غرض کے واسطے بنایا جاتا ہے کہ صف کے درمیان کی نشانی رہے کیونکہ امام کا صف کے درمیان میں کھڑا ہونا سنت ہے۔

(در مختار مع رد المحتار: کتاب الصلوۃ، باب احکام المسجد، جلد 2، صفحہ 433، دار عالم الکتب: ریاض)

فتح القدیر میں ہے: "**وینبغی أن یعرفھا فی الموضع الذی أصابھا فیہ یعنی الاسواق وابواب المساجد فینادی من ضاع لہ شیء فلیطلبہ عندی**"۔ ترجمہ: اور مناسب یہ ہے کہ وہ اس جگہ اعلان کرے، جہاں ملی یعنی بازاروں اور مساجد کے دروازوں میں، پس وہ اعلان کرے کہ جس کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو، تو وہ مجھ سے لے لے۔

(فتح القدیر: کتاب اللقطہ، جلد 4، صفحہ 426، مطبوعہ: مصر)

امام اہلسنت سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں: "شرع مطہر نے مسجد کو ہر ایسی آواز سے بچانے کا حکم فرمایا ہے، جس کے لئے مساجد کی بنانہ ہو۔ (فتاوی رضویہ، جلد 8، صفحہ 408، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وقار الفتاوی میں ہے: "مسجد میں بھیک مانگنا جائز نہیں ہے، کیونکہ مسجدیں اس لئے نہیں بنائی گئیں کہ ان میں بھیک مانگی جائے، مسجد میں بھیک دینا بھی ممنوع ہے، مسجد سے باہر دے سکتے ہیں، مسجد میں کسی گمشدہ چیز کو تلاش کرنا، جائز نہیں، لہذا مسجد کے اسپیکر سے گمی ہوئی چیز کا اعلان کرنا بھی جائز نہیں ہے۔" (وقار الفتاوی، جلد 2 صفحہ 274، مطبوعہ بزم وقار الدین، کراچی)

مسجد کی اشیاء کو عرف کے مطابق استعمال کرنے کے بارے میں فتاوی ہندیہ میں ہے:"ولایجوز ان یترک فیه کل اللیل الا فی موضع جرت العادة فیه"۔ترجمہ: مسجد میں ساری رات چراغ جلانا، جائز نہیں مگر جہاں اس کی عادت جاری ہو گئی ہو، وہاں جائز ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الوقف، الباب الحادی عشر، جلد2، صفحہ459، مطبوعہ کوئٹہ)

مسجد کی چیزوں کو غیر مصرف میں خرچ کرنے کے حوالے سے صدرالشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"مسجد کی اشیاء مثلالوٹا چٹائی وغیرہ کو کسی دوسری غرض میں استعمال نہیں کرسکتے۔۔یوہیں مسجد کے ڈول رسی سے اپنے گھر کے لئے پانی بھرنا یا کسی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بے موقع اور بے محل استعمال کرنا، ناجائز ہے۔"

(بہار شریعت، جلد2، صفحہ 561 تا562، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

والله تعالی اعلم و علمه جل مجده أتم و أحکم

کتبہ: ابو محمد آصف مدنی غفرلہ

14جمادی الاخری 1442ھ28جنوری 2021ء

الجواب صحیح

أبو أطهر محمد أظهر العطاري المدني عفی عنه الباري